سوال

(30)چپ رہنے کی نذر کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

ہمارے ایک بھائی نے کسی مقبرے کے بارے میں نذرمانی کہ وہ وہاں پہنچنے تک کسی سے کوئی بات نہیں کرے گا اوراپنی زبان بالکل بند رکھے گا کیا اس طرح کی نذر ماننا جائز ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نذر کے بارے میں پہلی چیز تو یہ ہے کہ نذر صرف اللہ تعالی کےلیے ماننی چاہئے، دوسری بات یہ ہے کہ کسی ایسی چیز کی نذر نہیں ماننی چاہئے جو شریعت میں جائز نہ ہو۔ معیصت (نافرمانی) کی نذرماننا جائز نہیں۔ ہماری شریعت میں خاموش رہنے کی کوئی نذر ماننا جائز نہیں۔ بلکہ اسے جاہلیت کا عمل قرار دیا ہے۔ قیس بن ابو حازم بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ احمس قبیلے کی ایک عورت کے پاس تشریف لائے جسے زینب کہا جاتا تھا۔ تو آپ نے اسے دیکھا کہ وہ بولتی نہیں ہے، آپ نے پوچھا :

«ما لها لا تتكلم ؟» فقالوا : حجت مصمتة، فقال لها : «تكلمي فان هذا لا يحل، هذا من عمل الجاهلية» فتكلمت)

''یہ گفتگو کیوں نہیں کرتی لوگوں نے بتلایا کہ اس نے خاموش رہنے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ نے اسے فرمایا : بات چیت کرو، اس لیے کہ یہ خاموشی جائز نہیں، یہ جاہلیت کا عمل ہے۔ تو اس نے بول چال شروع کر دی۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :

(حفظت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم : ((لايتم بعد احتلام ولا صمات يوم الى الليل))) (ابوداؤد، الوصايا، ما جاء متى ينقطع اليتم، ح :2873)

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان یاد رکھا ہے کہ بالغ ہونے کے بعد یتیمی نہیں رہتی اور پورا دن خاموش رہنے کی کوئی حیثیت نہیں۔''

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں : ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے، اچانک آپ کی نظر ایک (دھوپ میں) کھڑے آدمی پر پڑی، آپ نے اس کے بارے میں پوچھا، لوگوں نے بتایا کہ اس کا نام ابو اسرائیل ہے، اس نے نذرمانی ہے کہ دھوپ میں کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، نہ سایہ حاصل کرے گا اور نہ گفتگو ہی کرے گا اور وہ روزہ رکھے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(مروہ فلیتکلم، ویستظل، ولیقعد، ولیتم صومه) (بخاري، الایمان والنذور، النذر فیما لایملک وفی معصیة، ح: 6704)

''اسے کہو کہ وہ گفتگو کرے، سایہ حاصل کرے اور بیٹھ جائے، البتہ اپنا روزہ پورا کرے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خاموش رہنے کی نذر ماننا جائز نہیں، نیز اگر ایسی نذر مان لی ہو تو اسے توڑ دینے کا حکم ہے اور اس کا کوئی کفارہ بھی نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کو نذر توڑنے پر کفارہ ادا کرنے کا حکم نہیں دیا۔ یاد رہے کہ مقبروں کی طرف سفر کرنا ناجائز ہے، اس اعتبار سے بھی یہ نذر باطل ہوگی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

شرک اور خرافات، صفحہ: 116

محدث فتویٰ